الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

دار الافتاء والقضاء

ای میل:darulifta@gmail.com ویب سائٹ:www.jamiabinoria.net فون:2560300-2560400 فیکس:2564586

Name :> REHAN SALEEM
Address :> E-3/1, NAZIMABAD NO.2, KARACHI
Subject :> BUSINESS
Writer :> محمد

Serial No :> 8157
Fatwa No :>
Date :> 4/12/2010
Email :>

1.Whether Doing Shares business in Stock Exchange is Halal (acceptable) in Islam? & if yes, then what will be its limitations?
2.I have money of some people from several years, but they dont know it, I would like to deposit it into their personal Account silently. a) Is my action is correct? b) Whether I have to pay interest on that amount?
3. Does use of Credit card of Conventional Banks are acceptable in Islam or not?

(1) کیا اسٹاک ایکسچینج میں شیئرز کی خرید وفروخت جائز ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو اس کے کیا اصول وضوابط ہیں؟

(2) میرے پاس کئی سالوں سے لوگوں کے پیسے ہیں مگر ان کو معلوم نہیں۔ میں ان کے اکاؤنٹ میں خاموشی سے یہ رقم جمع کرانا چاہتا ہوں تو کیا ایسا کرنا میرے لئے صحیح ہے؟ اور کیا مجھے ان پیسوں پر سود بھی دینا پڑے گا یا نہیں؟

(3) کیا روایتی بینکوں میں کریڈٹ کارڈ کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

1: واضح ہو کہ کسی بھی کمپنی کے شیئرز کی خرید وفروخت مندرجہ ذیل شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے جائز ہے۔

(۱) جس کمپنی یا ادارے کے شیئرز خریدنے ہوں اس کا اصل کاروبار حلال ہو۔

(۲) فیس ویلیو سے کم و بیش پر فروخت کرنے کیلئے ضروری ہے کہ کمپنی کے اثاثے صرف نقد کی شکل میں نہ ہوں ورنہ فیس ویلیو سے کم و بیش پر فروخت کرنا جائز نہیں۔

(۳) نفع کی ماہانہ یا سالانہ کوئی خاص رقم یقینی طور پر مقرر نہ ہو بلکہ آمدنی سے فیصد کے حساب سے نفع مقرر کیا گیا ہو۔

(۴) نفع و نقصان دونوں میں شراکت ہو۔

(۵) سالانہ اجلاس میں سود کے خلاف آواز اٹھائے۔

(۶) کمپنی کی آمدنی میں اگر تھوڑی بہت سود کی رقم شامل ہو تو اس کی بقدر نفع میں سے الگ کرکے ثواب کی نیت کے بغیر صدقہ کردے۔

(جاری ہے)

تنقیح

2: کس چیز کے پیسے ہیں؟ اور خاموشی سے دینے کی نوبت کیوں آرہی ہے؟ اور سود کیوں جمع کرانا پڑیگا؟۔ براہ کرم ان تنقیحات کے جوابات کے ساتھ دوبارہ سوال لکھ کر ای میل کردیں ان شاء اللہ حکم شرعی سے آگاہ کردیا جائیگا۔

3: کریڈٹ کارڈ کا اس طرح استعمال کہ اس پر سود لگنے سے قبل ہی اس کی ادائگی کردی جائے بلاشبہ جائز اور درست ہے اور اتنی تاخیر کرنا کہ سود لاگو ہوجائے حرام ہے۔ ایسی صورت میں کہیں سے غیر سودی قرض لے کر جان چھڑائی جائے۔ جبکہ کریڈٹ کارڈ پر ملنے والی ترغیبات کا وصول کرنا اور سالانہ فیس اور سروس چارجز اگر اجرتِ مثل کے مطابق ہو تو اس کا لین دین شرعاً بھی جائز اور درست ہے۔

قال الله تعالى: أحل الله البيع وحرم الربوا

وفي تفسير كبير: ثم إذا حل الدين طالبوا المديون برأس المال فإن تعذر عليه الاداء زادوا في الحق والأجل فهذا هو الربا الذي كانوا في الجاهلية يتعاملون به اھ (ص ٩١ ج ٧)

وفي الفقه الاسلامي: وإذا كانت الوكالة بأجر أي بجعل فحكمها حكم الاجارات فيستحق الوكيل الجعل بتسليم ما وكل فيه الى الموكل ان كان مما يمكن تسليمه اھ (ص ٧٢ ج ٥) والله تعالى اعلم

والله تعالى اعلم

بندہ قمر علی عباسی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
٢٨/ جمادی الاولی ١٤٣١ھ

الجواب صحیح
بندہ سیف [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
٣/ جمادی الاخری ١٤٣١ھ

الجواب صحیح
عبداللہ شوکت [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ [illegible]
٤/ جمادی الاخری ١٤٣١ھ

دار الافتاء ٨١٥٧ ٢٠/٥/١٠

رئیس دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

نائب رئیس دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ